بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

ہفتہ میں تین بار - یک شنبہ - سہ شنبہ - پنجشنبہ

BADR LAHORE

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

قادیان میں ہے — جلد ۷

مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ مئی

صفحۂ ارض پہ زمین سے ہے نشان لاہور	ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ	بڑھ گیا چرخ چہارم سے بھی شان لاہور

نمبر ۲۰ ، ۱۹

معذرت

ناظرین! ہفتہ گذشتہ میں اخبار کے شائع نہ ہو سکنے کے سبب جسقدر رنج اور افسوس ہمکو ہے اوسی قدر خوشی بھی ہے اور اسی خوشی کا سبب وہ قدر دانی اور عزت افزائی احباب کی ہے جو اُن پرجوش خطوط سے ظاہر ہوتی ہے جو اخبار کے وقت پر نہ نکلنے کے سبب ناظرین نے ہم کو لکھے ہیں ایسے وقت میں جبکہ حضرت اقدس لاہور میں آئے ہوئے ہیں اور کئی ایک تقریریں بھی ہو چکی ہیں یہ بہت ہی ضروری تھا - کہ اخبار بہت جلد جلد نکلتا اور یہاں اس کے برخلاف ہوا ۔ لیکن اب جو تجویز کی گئی ہے۔ وہ انشاء اللہ اس دیری کا عوض عمدہ طریق میں پورا کر دے گی اور دیر آید درست آید والا معاملہ انشاء اللہ ہو جائیگا ۔

بدر لاہور سے نکلیگا

اور وہ تجویز یہ ہے ۔ کہ بدر اخبار جب تک کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام لاہور میں رونق افروز ہیں ۔ انشاء اللہ اسی جگہ سے نکلا کریگا تاکہ تازہ خبریں دوستوں کو جلدی سے مل سکیں ۔ اسی انتظام کے سبب اخبار کسی قدر دیر سے ہی نکلا ہے کیونکہ اخبار بجائے قادیان لاہور سے نکالنے اور چھاپنے کے واسطے سرکاری منظوری اور ڈاک خانہ کی منظوری اور مطبع کا انتظام اور دفتر کے کاغذات اور حسابات کا یہاں لانا ضروری تھا اور ان سب کاموں پر بہت سا وقت اور محنت کا خرچ ہونا درکار تھا ۔

بدر ہفتہ میں تین بار

اس کے ساتھ ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ جب تک کہ اخبار لاہور میں نکلتا ہے ۔ ہفتہ وار کی بجائے اس کو ہفتہ میں تین بار کر دیا جاوے ۔ اس کے واسطے اگرچہ اخراجات بہت بڑھ جائیں گے ۔ تاہم خریداران پر ہم بہت بوجھ ڈالنا نہیں چاہتے اگر ایک ماہ تک اخبار اس طرح ہفتہ میں تین بار نکلتا رہا ۔ تو معمولی قیمت پر ۶ھ ماہوار فی خریدار زائد ادا فرماویں - دفتر اور مطبع کے منتقل کرنے اور دیگر امور پر جس قدر خرچ ہم نے برداشت کیا ہے اس کے بالمقابل یہ رقم کچھ بہت نہیں ۔ اگر حضرت اقدس صرف ۱۵ روز یہاں رہے تو پھر صرف ۳ ر ماہوار فی خریدار زیادہ ہوگا - احباب کو اختیار ہوگا ۔ کہ یہ رقم بذریعہ ٹکٹوں کے ہم کو روانہ کر دیں یا سال کے آخر میں ان کی قیمت کے ساتھ بڑھائے جائیں ۔ یہ صرف عارضی انتظام ہے - قادیان واپس پہونچکر اخبار بدستور ہفتہ میں ایک بار شائع ہوتا رہے گا ۔ قادیان سے اخبار نکالنے میں اس وقت یہ دقت ہے ۔ کہ یہاں سے مضمون وہاں جائے اور پھر وہاں چھاپا جاوے تو اس میں دیری ہو جانے کا اندیشہ ہے ۔

تبدیلی انتظام

ماسبق میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا ۔ کہ اخبار کے منیجر میاں معراج الدین صاحب خود مقرر ہوئے ہیں ۔ یہ انتظام آزمائشی طور پر تھا - اور چونکہ میاں صاحب موصوف کے دیگر مشاغل اور کاروبار اس قدر ہیں کہ وہ اس کام کے واسطے کافی وقت نہیں نکال سکتے اس واسطے ۱۸ مئی ۱۹۰۸ء سے انہوں نے منیجری کا کام پھر میرے سپرد کر دیا ہے ۔ لیکن خط و کتابت بدستور بنام منیجر ہونی چاہیئے ۔ کسی خاص شخص کے نام پر نہیں ہونی چاہیئے اور رسیدزر بہر حال بنام میاں معراج الدین عمر مالک اخبار بدر قادیان ہونی چاہیئے ۔ تمام منی آرڈر براہ راست احباب قادیان روانہ کرتے رہیں ۔ اس امر کا انتظام کیا گیا ہے کہ

روپیہ اس جگہ وصول ہوتا رہے۔

تعمیل خطوط چونکہ دفتر اس جگہ لاہور میں عارضی طور پر آیا ہے اس واسطے جو احباب کوئی پرانا پرچہ منگوانا چاہتے ہیں یا اپنے حساب کتاب کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں یا کوئی کتاب منگوانا چاہتے ہوں ان کے خطوط کی تعمیل اس جگہ نہ ہوسکے گی جناب کو چاہئے کہ ایسے خطوط کو ہمارے قادیان پہنچنے تک ملتوی رکھیں۔ ہاں بدر اخبار احمدیہ اور تشحیذ کسی دوست نے منگوانا ہو۔ تو وہ اس جگہ سے بھی روانہ ہوسکے گی۔

لاہور میں پتہ صرف یہ ہے۔

دفتر اخبار بدر۔ احمدیہ بلڈنگ نولکھا۔

خط کے لفافہ پر لفظ لاہور نہ لکھا جاوے صرف نولکھا لکھا جاوے۔ اس طرح خط جلدی پہنچ جائیگا۔

حضرت اقدس لاہور میں

یہ تو احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت اقدس ۲۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو قادیان سے چل کر ۲۹ کو لاہور میں پہنچ گئے ہیں اور لاہور میں احمدیہ بلڈنگ میں آپ کا قیام ہے۔ احمدیہ بلڈنگ ریلوے اسٹیشن کے قریب اس سڑک پر جو اسٹیشن سے موچی دروازہ کو جاتی ہے اکبری دروازہ کے قریب بر لب سڑک واقع ہے اس سڑک کو کیلوں والی سڑک بھی کہتے ہیں ریلوے اسٹیشن سے جو گاڑیاں اور ٹرام موچی دروازہ شاہ عالمی اور لوہاری دروازہ کو جاتی ہیں وہ اس مکان کے پاس سے گذرتی ہیں اور دو پیسہ فی سواری دیکر آدمی اسٹیشن سے اس مکان تک ٹرام پر پہنچ سکتے ہیں احمدیہ بلڈنگ میں دو معزز احمدی برادروں کے مکانات ہیں۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ اور حضرت سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر پنجاب ہیں۔ انہیں مکانات میں حضرت اقدس اور ان کے خدام اور مہمان قیام پذیر ہیں۔ اسی جگہ ایک مکان برادر الٰہی بخش صاحب احمدی کا بن رہا ہے۔ جس کا کچھ حصہ طیار ہو چکا ہے اور اسکی ہی ایک حصہ میں دفتر بدر کو جگہ ملی ہے۔ اور اسی کے متصل حضرت جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا مکان بنوایا ہے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی اس جگہ مقیم ہیں۔

آج (۲۰ مئی ۱۹۰۸ء) تک جبکہ میں یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔ حضرت اقدس کی ایک تقریر ایک خاص جلسہ میں ہوئی تھی جس میں شہر کے عمائد اور روساء مدعو تھے اور اس کے علاوہ چند ایک تقریریں اتفاقی طور پر مثلاً نماز سے پہلے یا کسی معزز کی ملاقات کے وقت ہوتی رہی ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ مطابق گنجائش مفصل یا مختصر درج اخبار کی جائیں گی۔ اس اثنا میں ایک انگریز سیاح اور ہیئت دان بھی حضرت کی ملاقات کے واسطے دو دفعہ آیا تھا جس نے بہت عمدہ سوالات کئے تھے۔ یہ سوالات بمعہ جوابات انشاء اللہ جلد درج اخبار ہوں گے اس انگریز کا نام پروفیسر ریگ ہے۔ یہ صاحب مجھے اتفاق سے ریل کے اسٹیشن کے قریب ملے تھے اور میں نے حضرت کے حالات ان کو سنائے تھے اور اس واسطے ان کو حضرت مسیح موعود کی ملاقات کی تحریک پیدا ہوئی تھی۔

عام تقریر حضرت اقدس کی ایک عام تقریر انشاء اللہ اتوار کے روز ۲۱۔ مئی کو احمدیہ بلڈنگ کے میدان میں شامیانوں کے نیچے ہوگی۔

شکریہ جماعت احمدیہ لاہور کو اللہ تعالےٰ اس مہمان نوازی اور خاطر داری کے واسطے جزائے خیر دے جو کہ انہوں نے اس وقت اپنے سر پر اٹھائی ہوئی ہے ہر دو وقت کثرت مہمانوں سے ایک کثیر خرچ کھانے وغیرہ کا ہوتا ہے اور لاہور کی جماعت اس سب کو برداشت کر رہی ہے۔

ایک تجویز اگرچہ احباب احمدیہ لاہور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جب تک حضرت یہاں رہیں تمام اخراجات کی وہ برداشت کریں گے اور ان کے اس نیک ارادے اور نیت کا ثواب ان کے واسطے ہر حال ہو چکا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اگر ہمارے دوست اس جگہ نان بائی کی دوکان کی تجویز کردیں جہاں روٹی پکائے اور گوشت اور دال عمدہ طیار رہے جس میں چند بند وغیرہ حصہ دار نہ ہوں اور قابل اعتبار آدمی ہو تو کثرت سے آنیوالے مہمان جو اپنا خرچ بہ آسانی برداشت کرسکتے

ہیں وہ بخوشی تمام اپنا بوجھ اٹھائیں گے اور احباب لاہور کا بوجھ کسی قدر ہلکا ہو جائے گا ایسے وسیع لنگر کو دیر تک برداشت کرنا خوف ہے کہ ہمارے عزیز دوستوں کو مشکلات میں ڈالے۔

چشمۂ معرفت

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کی تازہ تصنیف جسمیں آپکا وہ لیکچر جو آریوں کے جلسہ میں پڑھا گیا تھا اور اُن اعتراضات کے جواب جو بعد میں آریوں نے کئے تھے چھپکر شائع ہو گیا ہے علاوہ آریوں کے جواب کے حضرت کے وہ عالی دلائل اور عام طور پر حقانیت اسلام پر لطیف دلائل اور قرآن شریف کی آیات کے معارف اور حقایق کثرت سے اس کتاب میں بیان ہیں یہ ایک ضخیم کتاب ہو گئی ہے اور اسکی جلدیں طیار ہو رہی ہیں لیکن جو صاحب چاہیں کہ جلد کا انتظام اپنے طور پر کریں وہ بے جلد بھی لے سکتے ہیں قیمت کتاب بیجلد عکہ ہے اور مجلد کی قیمت مبلغ عے ہے کتب کے واسطے درخواستیں بنام مہتمم کتبخانہ حضرت مسیح موعود قادیان ضلع گورداسپور پنجاب جانی چاہئیں جو صاحب وی پی منگوانا چاہیں ان کے واسطے مناسب ہوگا کہ محصول کے واسطے کم از کم ٹکٹ پہلے بھیجدیں

نوٹ۔ چونکہ دفتر بدر بوجہ عمدہ کے لاہور میں ہیں۔ اس واسطے دفتر ہذا کتاب چشمہ معرفت کی درخواستوں کی تعمیل نہ کر سکیگا۔ تمام درخواستیں مذکورہ بالا پتہ پر قادیان جاویں۔

ڈائری

القول الطیب

فایدہ بخش کلام ۱۴ مئی ۱۹۰۸ء صبح فرمایا۔ قرآن مجید ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر طبیعت ہر مزاج کے لوگوں کے مناسب حال ہو اور یہی اس کے خدا کی طرف سے ہونیکا ثبوت ہے۔ ہم چاہتے ہیں ہماری جماعت کے لوگ بھی بولنا سیکھیں ان کا طرز تقریر بھی ایسا ہی ہو کہ جیسا وہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے مفید ہو اور ادنےٰ کے لئے بھی فایدہ رسان ہے۔ اصل میں کلام کی عمدگی یہی ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مطابق حال ہو۔

وسطی راہ فرمایا۔ خدا نے اسلام کو دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنایا ہے اسمین ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس

دو قسم کے جواب فرمایا جواب دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تحقیقی دوسرے الزامی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی بعض جگہ الزامی جوابوں سے کام لیا ہے اسمین معترض کو اپنے مذہب کی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جب عیسائیوں نے کہا کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور دلیل یہ کہ وہ مریم کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ یعنی اگر یہی اس کے بیٹا ہونیکا ثبوت ہے تو آدم بطریق اولیٰ بیٹا ہونا چاہیئے۔

چھوت چھوت وغیرہ دراصل اس بات کا نشان ہے کہ انکا مذہب کمزور ہے جو ہاتھ لگنے سے ہی جاتا رہتا ہے۔ اسلام کی بنیاد چونکہ قوی تھی اس لئے اس نے ایسی باتوں کو اپنے مذہب میں نہیں رکھا چنانچہ کھانے کے متعلق فرما دیا۔ لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعاً او اشتاتا

مخلصانہ بیان بیان میں جب تک روحانیت اور تقویٰ و طہارت اور سچا جوش نہ ہو اس کا کچھ نیک نتیجہ مرتب نہیں ہوتا ہے۔

وہ بیان جو کہ بغیر روحانیت و خلوص کے ہے وہ اس پرنالہ کے پانی کی مانند ہے جو موقعہ بے موقعہ جوش سے پڑ جاتا ہے اور جس پر پڑتا ہے اُسے بجائے پاک و صاف کرنیکے پلید کر دیتا ہے۔ انسان کو پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے پھر دوسروں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم۔ یعنے اے مومنو! پہلے اپنی جان کا فکر کرو۔ اگر تم اپنے وجود کو مفید ثابت کرنا چاہو۔ تو پہلے خود پاکیزہ وجود بن جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ باتیں ہی باتیں رہیں اور عملی زندگی میں ان کا کچھ اثر دکھائی نہ دے۔ ایسے شخص کی مثال اس طرح سے ہے کہ کوئی شخص ہے۔ جو سخت تاریکی میں بیٹھا ہے۔ اب اگر یہ بھی تاریکی ہی لے گیا تو سوائے اس کے کہ کسی پر گر پڑے اور کیا ہوگا اسے چراغ بن کر جانا چاہیئے۔ تاکہ اس کے ذریعے سے دوسرے روشنی پائیں۔

حقیقی علوم جسمانی علوم پر نازاں ہونا حماقت ہے چاہیئے کہ تمہاری طاقت روح کی طاقت ہو خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ ہم نے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھایا۔ اور ان سے مدد دی بلکہ یہ کہ ایدھم بروح منہ یعنی اپنی روح سے مدد دی۔

صحابہ اُمی تھے ان کا نبی (سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی اُمی۔ مگر جو پر حکمت باتیں انہوں نے بیان کیں وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سوجھیں کیونکہ ان پر خدا کی خاص تائید تھی تقویٰ و طہارت و پاکیزگی سے اندرونی طور پر مدد ملتی ہے۔ یہ جسمانی علوم کے ہتھیار کمزور ہتھیار ہیں ممکن بلکہ اغلب کہ مخالف کے پاس ان سے بھی زیادہ تیز ہتھیار ہوں بس ہتھیار وہ چاہیئے جس کا مقابلہ دشمن نہ کر سکے وہ ہتھیار سچی تبدیلی و دل کا تقدس و تطہر ہے۔ جسے نزول المار ہو وہ دوسروں کے نزول الامار کو کیا سند ست کریگا۔ صاحب باطن کی بات اگر اس وقت بظاہر رد بھی کر دیجائے تو بھی وہ خالی نہیں جاتی بلکہ انسانی زندگی پر ایک دخفیہ اثر کرتی ہے۔ سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

ہنسی ۱۴ مئی ظہر۔ ہنسی کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ انہ ھو اضحک وابکی

طریق اصلاح داڑھی منڈوانے کا ذکر آیا۔ فرمایا۔ لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں پڑے ہیں وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہ باطن پر ہے جب انسان کا دل پاک ہو جائے۔ تو پھر یہ معمولی اصلاحیں خود بخود ہو جاتی ہیں۔ اگر پہلے ہی ایسی باتوں پر اعتراض کر دیا جائے تو انسان ابتلا میں آجاتا ہے اور بہت سی بڑی باتوں سے محروم رہ جاتا ہے بعض نو مسلم صحابہ پر بھی ایسے اعتراض دکئے گئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔ کہ یوں نہیں چاہیئے۔ جب انسان نے ایک صداقت کو اختیار کر لیا۔ تو آہستہ آہستہ دوسری صداقتوں کے اختیار کی توفیق بھی حاصل ہو جائیگی۔ تدریجی احکام اس لئے نازل ہوتے رہے۔ شراب کی حرمت یکدم نازل نہ ہوئی۔ کہ ابھی طبائع تیار نہ ہوئی تھیں ایسے لغو معترضوں سے ہمیں امید نہیں۔ کہ وہ کچھ بھی فائدہ حاصل کریں وہ اگر آنحضرت صلعم کے زمانے میں بھی ہوتے تو ان پر بھی اعتراض کرنے سے نہ رکتے اور آخر مرتد ہو جاتے۔ پھر نبی اور اس کی جماعت پر ایسے اعتراض ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ بعض نادانوں نے کہدیا ما لھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق۔ طعام سے مراد اچھا مکلف عمدہ کھانا ہے جب انکار حد سے گذر جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض سوجھتے ہیں اس پر ایک دوست نے ذکر کیا کہ ایک شخص کہتا تھا کہ اگر قرآن سے حضرت کی صداقت کا ثبوت مل جائے تو میں اس قرآن کو بھی نہیں مانتا اگر خدا اپنے نشانوں سے سچا ثابت کر دے۔ تو میں اس خدا پر بھی ایمان نہ لاؤں۔ یہ لغتی قول۔ انہا زدنہ

کی ضمانت تعلی پر ڈالی ہے۔

حضرت عیسیٰ پر ایک شخص نے جو ان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ سے عطر کیوں ملایا اور انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔ خدا کے نزدیک خلوص کی قدر ہوتی ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ آج کل کے جو فقیہ اور فریسی ہیں ان سے ایسی کنچنیاں پہلے بہشت میں جائیں گی۔ درحقیقت انہوں نے اس زمانہ کے علماء کی حالت کے اعتبار سے ٹھیک کہا۔

منقول پر چلو ایک شخص نے مسئلہ پوچھا۔ مرغی کی کھال آپ اتار کر لیگئی۔ مرغی بھی ٹھیک رہی ہے۔ ذبح کر لی جائے۔ فرمایا ایسے مسائل میں اصول کے طور پر یاد رکھو۔ کہ دین میں صرف قیاس کرنا سخت منع ہے۔ قیاس وہ جائز ہے جو قرآن و حدیث سے مستنبط ہو۔

ہمارا دین منقولی طور سے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث ثابت ہو جائے ورنہ کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ دوچار آنے کے لئے ایمان میں خلل ڈالنے کی۔

لا تقولوا لما تصف السنتکم ھذا حلال وھذا حرام

آنیوالا زلزلہ آنیوالے زلزلہ کی نسبت سوال ہوا۔ فرمایا حقیقۃ الوحی پڑھو۔ کہ اللہ نے اسکو حکم میں کچھ منسوخ بھی فرما دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یوخرہ الی اجل مسمّی۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے۔ جو کامل اختیارات رکھتا ہے یمحوا اللہ ما یشاء۔ ہمارا ایمان مثل ہندو جوتشی کی طرح نہیں وہ ایک حکم صبح دیتا اور رات کو اس کے بدلنے کے کامل اختیارات رکھتا ہے ما ننسخ من اٰیۃ۔ والی آیت اسپر گواہ ہے۔ آخر صدقہ خیرات بھی کوئی چیز ہے۔ تمام انبیاء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ کہ صدقہ واستغفار سے رد بلا ہوتا ہے بلا کیا چیز ہے یعنی وہ تکلیف دہ امر جو خدا کے ارادے میں مقدر ہو چکا ہے۔ اب اس کی اطلاع جب کوئی نبی دے۔ تو وہ پیشگوئی بن جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ ارحم الراحمین ہے وہ تضرع کرنے والوں پر اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اسلئے ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ وعید کی پیشگوئیاں اٹل نہیں بلکہ وہ ٹل جاتی ہیں۔ دیکھو جہاں میں نے زلزلہ کا ذکر کیا ہے ساتھ ہی توبہ استغفار تضرع و صدقہ کیطرف توجہ دلائی ہے جس سے یہ مراد ہے کہ یہ عظیم بلا ٹل سکتی ہو۔ افسوس لوگ ہماری عداوت میں ایسے بڑھ گئے ہیں کہ وہ اسلام کے مسائل کو بھی بھول گئے ہیں۔ وہ ما کان اللہ معذبہم وھم یستغفرون پڑھتے ہیں اور پھر ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ ہدایت کرے۔

۱۵۔ مئی ۱۹۰۸ء - ۱۰ بجے

دو معزز بیرسٹر ایٹ لا ملاقات کو آئے ان سے مفصلہ ذیل مکالمہ ہوا۔

انشاء اللہ آپ نے آئندہ کے متعلق ایک بات کہی کہ ایسا کیا جائیگا مگر ساتھ ہی انشاء اللہ العزیز فرمایا اور بتلایا کہ انشاء اللہ کہنا نہایت ضروری ہے کیونکہ انسان کے تمام معاملات اس کے اپنے اختیار میں نہیں وہ طرح طرح کی مصائب اور مکروہ وموانع میں گھرا ہوا ہے ممکن ہے کہ جو کچھ ارادہ اس نے کیا ہے وہ پورا نہ ہو۔ پس انشاء اللہ کہ کر اللہ تعالیٰ سے جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے مدد طلب کی جاتی ہے۔ آجکل کے ناعاقبت اندیش و ناداں لوگ اسپر ہنسی اڑاتے ہیں۔

فائدہ مخالفت مخالفوں کے سب وشتم کا ذکر تھا فرمایا دیکھو۔ کاشتکاری میں سب چیزوں ہی سے کام لیا جاتا ہے۔ پانی ہے بیج ہے۔ مگر پھر بھی اس میں کھاد ڈالنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو سخت ناپاک ہوتی ہے پس اس طرح ہمارے سلسلے کے لئے یہ گندہ مخالفت کھاد کا کام دیتی ہے۔

نقصان تفرقہ فرمایا۔ اسلامی فرقوں میں دن بدن پھوٹ پڑتی جاتی ہے۔ پھوٹ اسلام کے لئے سخت مضر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ جب سے اسلام کے اندر پھوٹ پڑی ہے۔ دمبدم تنزل کرتا جاتا ہے اسلئے خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا تا لوگ فرقہ بندیوں سے نکلکر اس جماعت میں شامل ہوں۔ جو بیہودہ مخالفتوں سے بالکل محفوظ ہے اور اس سیدھے رستے پر چل رہی ہے۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔

سعی اتحاد ہم چاہتے ہیں کہ چند مہذب شائستہ دینصف مزاج وغیرہ لوگ جمع ہوں اور ہم انہیں سمجھائیں کہ ہمارا مذہب کیا ہے اور دوسرے کلمہ گویوں سے ہمارا کس بات میں اور کیوں اختلاف ہے اور اس وقت میں خدا نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ جبکہ اسلام دو حملوں کے

صدمے اٹھا رہا ہے ایک بیرونی طور سے حملہ ہے اور ایک اندرونی طور سے۔ چنانچہ بعض مسلمانوں ہی میں سے کہتے ہیں کہ اسلام کے احکام کوئی نہیں یہ روزہ و نماز و حج پرانے زمانے کی باتیں ہیں۔ جو کچھ عرب کے وحشیوں کے لئے ہی مفید ہو سکتی تھیں۔ پھر قیامت کے حالات پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں۔

دوم۔ وہ لوگ ہیں جو افراط کی طرف گئے ہیں اور وہ بعض انبیاء کی شان میں غلو کرتے کرتے یہاں تک پہنچے ہیں کہ انہیں خدا تک بنا دیا ہے۔ ایک حضرت عیسیٰ ہی کو لو ان کو بعض ایسی صفات کا صاحب گردانا ہے جو خاصہ الوہیت ہیں

حضرت عیسیٰ کے واسطے کیوں خصوصیت وہ بے شک خدا کے مقربین میں سے تھے اور خدا کا فضل تھا وہ اللہ کی نبوت سے ممتاز تھے مگر ان کے لئے کوئی ایسی خصوصیت مقرر کرنا جو دوسرے انبیاء میں نہ ہو ٹھیک نہیں کہتے ہیں۔ کہ آسمان پر کئی صدیوں سے بجسدہ العنصری ممکن ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلعم سے کفار نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ ہم ضرور مان لینگے اگر آپ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جاویں اس کا جواب جو دیا گیا وہ یہ تھا کہ سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ جب اس نے ابتدا سے ایک قانون مقرر کر دیا کہ فیھا تحیون تو پھر اپنی سنت کے خلاف کیوں کرتا۔ اگر یہ عقیدہ (یسوع کے مع جسم آسمان پر چڑھ جانے کا) اس وقت کے مسلمانوں میں ہوتا۔ تو کافروں کا حق تھا کہ انہیں یہ کہہ کر ملزم کریں کیا وجہ ہے ایک نبی کے لئے یہ امر جائز قرار دیتے ہیں اور دوسرے کے لئے نہیں حالانکہ تم اس بات کے بھی قائل ہو۔ کہ آنحضرت صلعم تمام نبیوں سے اور بالخصوص حضرت عیسےٰ سے افضل اور جامع کمالات نبوت ہیں۔ غرض یہ زندہ آسمان پر چڑھ جانے کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے۔ بلکہ قرآن تو اس عقیدہ کی تردید کرتا ہے۔ یہ آیت ہے جو مسیح نے پڑھی ہے حدیث نہیں کہ اسپر ضعیف یا مخفی ہونے کا اعتراض ہو سکتا ہو۔ سارا قرآن مجید اول سے آخر تک دیکھ لو۔ عیسیٰ ع کے اب تک زندہ رہنے کا ثبوت نہ پاؤ گے۔ اگر پاؤ گے تو یہ کہ فلما توفیتنی۔ یا عیسیٰ علیہ السلام رب العزت کے حضور عرض کرتے ہیں۔ جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر تو نگران حال تھا۔ میں دوبارہ نہیں آیا اور میرے پیچھے بعد میں بگڑے ہیں۔ توفی کے معنی موت۔ ابھی بھی

ثابت ہے کہ اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ لفظ قرآن مجید میں انبیاء کے لئے بھی آیا ہے۔ مثلاً حضرت یوسف نے کہا کہ توفنی مسلماً اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اَو نتوفینّک دونوں باب تفعّل سے ہیں کسی لغت کی کتاب میں بھی اس کے خلاف معنے نہ پاؤ گے یہ تو اللہ تعالیٰ کے کلام کی شہادت ہوئی۔ اب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فعلی شہادت کی طرف دیکھو جو آپ کی رؤیت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات عیسیٰ کو یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ اب اس میں تو کسی مسلمان کو شک نہیں کہ یحییٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں پس فوت شدہ گروہ میں جو بہشت جا چکا ہے۔ کسی کو دیکھنا سوا اس بات کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ وہ بھی مر چکا ہے۔ غرض یہ دو شہادتیں ہیں۔ آپ خود ہی انصاف کریں کہ ان سے کیا بات ثابت ہوتی ہے۔ پس کیا وجہ ہو کہ عیسیٰ کے لئے خصوصیات پیدا کی جائیں۔ پادری عیسیٰ کے خدا ہونے کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ وہ مردے زندہ کرتا تھا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت۔ جب خدا کے کلام میں تناقض نہیں۔ کہ ایک آیت میں کہے مردے دوبارہ دنیا میں نہیں آتے اور دوسری میں کہے کہ مردے زندہ ہوتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اس کے ہاتھ پر مردے زندہ ہوتے ہیں۔ لما یحییکم۔ اور سب کو معلوم ہے کہ اس سے مراد روحانی مردوں کا زندہ ہونا ہے پس مسلمان جو پادریوں کی متابعت میں عیسیٰ کے مردے زندہ کرنے کے قائل ہیں غلطی کرتے ہیں پھر کہتے ہیں۔ کہ جو مس شیطان سے پاک ہے وہ صرف عیسیٰ اور اس کی ماں ہی تھی۔ دیکھو اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر ہتک ہے۔ ایسے ہی اور بہت سی خصوصیتیں ہیں۔ جو مسلمانوں نے عیسیٰ کو دے رکھی ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک لازم آتی ہے۔ اور ہم اس بات کو کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ اس سید الرسل سے بڑھ کر کسی کو بنایا جاوے جو سب سے بدرجہا افضل اور اعلیٰ تھا (اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد)

مکالمات الٰہیہ

پھر ان مسلمانوں کا ہم سے اس بات اختلاف ہو کہ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ خدا کے مکالمات و مخاطبات اس امت کے لوگوں سے قیامت تک جاری ہیں اور یہ بالکل سچ ہے کیونکہ یہی تمام اولیاء امت کا مذہب رہا ہے۔ یاد رکھو کہ دین اسلام ایسا دین نہیں جس کے کمالات پیچھے رہ گئے ہیں اور آگے کے لئے اس میں کچھ نہیں۔ اگر یہ بات ہو اور اس کا دارومدار بھی قصوں پر ہی ہو۔ تو پھر بتاؤ کہ اس میں اور دوسرے دینوں میں فرق کیا رہ گیا۔ اسلام میں اگر کوئی چیز مابہ الامتیاز ہے تو یہی کہ اس کے پیرو الٰہی مکالمات و مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں خشک توحید کے قائل تو اور مذاہب بھی ہیں۔ مثلاً یہود پھر برہمو سماج۔ یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہے۔ یہی تو فائدہ ہے کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت و پیروی و تصدیق رسالت اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور ان انعامات کا وارث جو اگلے برگزیدہ انبیاء پر ہوئے۔ اللہ نے اس کا نام فرقان رکھا ہے چنانچہ فرمایا۔

یعنی وہ تمہیں ایک فرقان دیگا۔ پس دوسرے مذاہب [illegible] ما بہ الامتیاز [illegible] ضروری ہے۔ ہم اپنی بات کا ذکر نہیں کرتے۔ ہمارے معاملہ کو الگ رکھ کر کوئی ہمیں سمجھائے۔ کہ اگر اسلام بھی خشک توحید ہی لے کر آیا تھا جیسے کہ یہودی رکھتے اور برہمو سماج کے لوگ اس کے قائل ہیں۔ تو اتنا بڑا شریعت کا بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک طرف تو مانتے ہیں کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور دوسری طرف اس میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں بتاتے اور اس کے جو کمالات اور خوبیاں ہیں۔ وہ بھی مردوں میں بتاتے ہیں۔ گویا زندوں کے لئے کچھ نہیں مصنوع سے صانع کی طرف جانا خدا تعالیٰ کی ہستی کا اعلیٰ ثبوت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خداشناسی کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ وہ خود انا الموجود کہے۔ پچھلے قصے تو دوسرے مذاہب بھی سناتے ہیں پس اس کے مقابل میں اگر تم بھی دو چار گذشتہ قصے سنا دو۔ تو اس میں بہتری کیا ہوئی اور اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ جو کچھ تم کہتے ہو۔ وہ تو سچ ہے مگر جو دوسرا بیان کرتا ہے کہ ہمارے رہنما نے یہ معجزہ دکھایا۔ وہ غلط ہے دیکھو انجیل میں ایسے معجزوں کا بھی ذکر ہے۔ کہ جب مسیح کو صلیب دیا گیا۔ تو سب مردے قبروں سے نکل آئے۔ ہماری عقل کا تو یہاں آکر خاتمہ ہے کہ ایک شہر میں تمام مردے کس طرح سے نکل آئے اور پھر باوجود ان کے نکلنے کے یہودیوں نے مسیح کو کیوں نہ مانا پس ایسے قصوں کے مقابلہ میں اگر ہماری طرف سے بھی قصے ہی ہوں تو کسی مخالف پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

اس پر ایک صاحب نے پوچھا۔ شق القمر کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھ دیا ہے۔

پھر معراج کی نسبت سوال ہوا۔ فرمایا۔ بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری سمجھی گئی ہے تمام معراج کا ذکر کر کے اخیر میں فاستیقظ لکھا ہے۔ اب اس سے تم خود سمجھ لو کہ وہ کیا تھا۔ قرآن مجید میں بھی اس کے لئے رؤیا کا لفظ ہے وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ۔ پھر دوسرے صاحب نے پوچھا کہ اسلام میں جو اور فرقے ہیں۔ مثلاً حنفی شافعی نقشبندیہ چشتی۔ قادری۔ کیا جیسا ان کا باہم اختلاف ہے پس ایسا ہی یہ ایک فرقہ ہے یا اس میں کچھ زیادت ہے۔

فرمایا۔ ہمارے نزدیک تو یہ سب فرقے موجودہ صورت حالات میں اس تعلیم سے دور ہیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے متعلق فرمائی۔ [illegible] ہیں ایسے ورد و وظائف اور ذکر کے طریقے نکال رکھے ہیں جو آنحضرت سے ثابت نہیں۔ ان میں ایک ذکر ارّہ ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آدمی کو سل ہو جاتی ہے بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ جنہیں پھر ولی اللہ کہتے ہیں۔ اسلام میں ایسی پاگل کر دینے والی تعلیمات نہیں [illegible] یہ وصول الی اللہ کا طریقہ ہے۔ قرآن مجید میں تو یہ فرمایا۔ قد افلح من زکّٰھا و قد خاب من دسّٰھا۔ جب انسان محض اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے جذبات کو روک لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ دین و دنیا میں کامیابی اور عزت ہے۔ فلاح دو قسم کی ہے۔ تزکیہ نفس حسب ہدایت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کرنے سے آخر کار بھی نجات ملتی ہے اور دنیا میں بھی آرام ہوتا ہے۔ گناہ خود ایک ملک ہے وہ بیمار ہیں جو گناہ میں لذت پاتے ہیں۔ بدی کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض شرابیوں کو میں نے دیکھا ہے کہ انہیں شغل الساہر ہو گیا۔ مفلوج ہو گئے۔ رعشہ ہو گیا۔ سکتہ سے مر گئے خدا تعالیٰ جو الٰہی بدیوں سے روکتا ہے تو لوگوں کے بھلے کے لئے۔ جیسے ڈاکٹر اگر کسی بیمار کو پرہیز بتاتا ہے۔ تو اس میں بیمار کا فائدہ ہے نہ کہ ڈاکٹر کا۔ پس فلاح جسمانی و روحانی پانی ہے۔ تو ان تمسکات

حیثیت سے پرہیز کرو۔ نفس کو بے قید نہ کرو۔ کہ تم پر عذاب نہ آجائے اللہ تعالیٰ نے کمال رحمت سے ہر دو کہون سے بچنے کی راہ بتادی اب کوئی اگر ان دکھون سے ان گناہوں سے نہ بچے تو اسلام پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ حاصل کلام دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو نیچریت میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ قریب ہے کہ وہ دہریہ ہو جاویں اون کے نزدیک ارکان صلوٰۃ ایک لغو حرکت ہے وہ سمجھتے ہیں۔ نبی بھی اُمّی۔ صحابہ بھی اُمّی۔ پس ان کے لئے یہ حکم تھا یہ افراط کا طریق ہے۔ دوسرے وہ لوگ جو تفریط میں پڑے ہیں۔ حقوق اسلام کو کھا گئے۔

فقیر ذکر اللہ کے طرح طرح کے طریقے نکال بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم امۃ وسط ہے۔ پس اعتدال چاہئے۔ اور درمیانی راہ اختیار کرنی لازم ہے

ہمارے مخالفوں نے ان کو کس طرح کافر بنایا

پھر اس معزز ملاقات کرنیوالے نے ڈاکٹر فضل حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا) سے عرض کیا کہ اگر تمام غیر احمدیوں کو کافر کہا جائے تو پھر اسلام میں تو کچھ بھی نہیں رہتا۔

فرمایا۔ ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے جب تک کہ وہ ہمیں کافر کہہ کر خود کافر بن جائے۔ آپ کو شاید معلوم نہ ہو جب میں نے مامور ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کے بعد بٹالہ کے محمد حسین مولوی ابو سعید صاحب نے بڑی محنت سے ایک فتوے طیار کیا جس میں لکھا تھا کہ یہ شخص کافر ہے دجال ہے ضال ہے۔ اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ جو ان سے السلام علیکم کرے یا مصافحہ یا انہیں مسلمان کہے وہ بھی کافر۔ اب سنو! یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو مومن کو کافر کہے وہ کافر ہوتا ہے۔ پس اس مسئلہ سے ہم کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ آپ لوگ خود ہی کہدیں۔ کہ ان حالات کی ماتحت ہمارے لئے کیا راہ ہے ہم نے ان پر پہلے کوئی فتویٰ نہیں دیا۔ اب جو انہیں کافر کہا جاتا ہے تو یہ انہی کے کافر بنانے کا نتیجہ ہے ایک شخص نے ہم سے مباہلہ کی درخواست کی۔ ہم نے کہا کہ دو مسلمانوں میں مباہلہ جائز نہیں اوس نے جواب لکھا کہ ہم تو تجھے پکا کافر سمجھتے ہیں۔

اوس شخص نے عرض کیا کہ وہ آپ کو کافر کہتے ہیں تو کہیں لیکن اگر آپ نہ کہیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ کہ جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اسے ہرگز کافر نہیں کہتے لیکن جو ہمیں کافر کہتا ہے اوسے کافر نہ سمجھیں تو اس میں حدیث اور متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت لازم آتی ہے اور یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔

اوس شخص نے کہا کہ جو کافر نہیں کہتے اون کے ساتھ نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ لا یدخل المومن فی حجر واحد مرتین۔ ہم خوب آزما چکے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل منافق ہوتے ہیں۔ ان کا حال ہے۔ واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الیٰ شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزؤن

یعنے سامنے تو کہتے ہیں کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہیں مگر جب اپنے لوگوں سے مخلی بالطبع ہوتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ ہم ان سے استہزاء کر رہے تھے۔ پس جب تک یہ لوگ ایک اشتہار نہ دیں۔ کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگوں کو مومن سمجھتے ہیں بلکہ ان کو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو میں آج ہی اپنی تمام جماعت کو حکم دیدیتا ہوں۔ کہ وہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیں۔ ہم سچائی کے پابند ہیں۔ آپ ہمیں شریعت اسلام سے باہر مجبور نہیں کر سکتے۔ جب اس میں یہ بالاتفاق مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ تو ہم انہیں کس طرح مسلمان کہیں۔ اور ان مکفرین اہل حق کو کافر نہ جانیں ہم کس طرح سمجھیں کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔ جب ان کے دلوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کی عظمت نہیں ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سید و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کا پاس کرے اور جو کچھ انہوں نے فرمایا اُسی کے مطابق عقیدہ رکھے۔

اس پر اس شخص نے پھر مکرر وہی کہا۔ آپ نے پھر بالتفصیل سمجھایا۔ کہ دیکھو پہلے اپنے ملاں لوگوں سے پوچھ تو دیکھیں۔ کہ وہ ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں یہ ایسا کافر ہے کہ یہود و نصاریٰ سے بھی اس کا کفر بڑھکر ہے پس جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو جب مخلصی کا پیغام پہونچا تو آپ نے فرمایا پہلے ان سے یہ تو پوچھو کہ میرا قصور کیا ہے سو آپ صلح سے پہلے یہ تو پوچھے۔ کہ ہم میں کفر کی کون سی بات ہے۔ ہم تو جو کچھ کرتے ہیں جو کہتے ہیں سب میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جلال و عزت کا اظہار موجود ہے۔ قرآن مجید میں ہے فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات۔ ہم تو تینوں طبقوں کے لوگوں کو مسلمان کہتے ہیں مگر ان کو کیا کہیں۔ کہ جو مومن کو کافر کہیں۔ جو ہمیں کافر نہیں کہتے ہم انہیں بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھیں گے۔ جب تک کہ وہ ان سے اپنے الگ ہونے کا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کریں اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھیں۔ کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہیں۔

تعلیم نسوان

پھر دوسرے صاحب نے پوچھا کہ تعلیم نسوان کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہیں۔ فرمایا حدیث میں ہے۔ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ۔ میں پہلے مردوں کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ قبل اس کے جو اسلام کی حقیقت معلوم ہو اور اوس کی خوبیاں معلوم ہوں۔ پہلے ان علوم کی طرف مشغول ہو جانا سخت خطرناک ہے۔ چھوٹے بچوں کو جب دین سے بالکل آگاہ نہ کیا جائے اور صرف مدرسہ کی تعلیم دی جائے۔ تو وہی باتیں ان کے بدن میں شیر مادر کی طرح رچ جائیں گی۔ پھر سوا اس کے اور کیا ہے۔ کہ وہ اسلام سے پھر جائیں عیسائی تو بہت کم ہوں۔ کیونکہ تثلیث و کفارہ اور ایک انسان کو خدا ماننے کا عقیدہ ہی کچھ

ایسا الغو ہے۔ کہ اوسے کوئی عقیل و فہیم قبول نہیں کر سکتا۔ البتہ دہریہ ہو جانے کا بہت خطرہ ہے پس ضرور ہے کہ پہلے روز ساتھ ساتھ روحانی فلسفہ پڑھایا جاوے۔ جب اجکل کی تعلیم نے مردون پر مذہب کے لحاظ سے اچھا اثر نہیں کیا۔ تو پھر عورتوں پر کیا توقع ہے۔

ہم تعلیم نسوان کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ہم نے تو ایک سکول بھی کھول رکھا ہے۔ مگر یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے دین کا قلعہ محفوظ کیا جاوے تا بیرونی باطل تاثرات سے محفوظ رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو سواء السبیل تو بہ۔ تقویٰ و طہارت کی توفیق دوے۔

ملازمت کیسی ہو فرمایا۔ ملازمت اگر نہایت سے روے تو ایک نعمت ہے جو ہر طرح سے قابل شکر یہ ہے اور اگر برخلاف اس کے بد اعمال کا مرتکب کرے تو پھر ایک لعنت ہے جس سے بچنا لازم

تعلق سی فایدہ تعلق پیدا کرنا بڑے کام کی چیز ہے دیکھو کوئی چور ہے۔ اور ایک شخص کا بڑا دوست ہے۔ وہ شخص اس سے احسان و مدارات سے پیش آتا ہے۔ تو وہ چور خواہ کس قدر برا ہے مگر اس شخص کی کبھی چوری نہیں کرے گا اور کبھی اس کے گھر میں نقب نہیں لگائیگا۔ تو کیا خدا چور جیسا بھی نہیں کیا خدا سے وفاداری کا تعلق بے فائدہ جا سکتا ہے ہرگز نہیں۔

تمام اخلاق حمیدہ الہی صفات کے کا پرتو ہیں۔ جو سچے دل سے اس کے پاس آتے ہیں۔ وہ ان میں اموال کے غیر میں ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔

خوف الٰہی صوفی کہتے ہیں۔ جس شخص پر چالیس دن گذر جائیں اور خدا کے خوف سے ایکدم بھی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں۔ تو اس کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہو کر مرے۔

اب ایسے بھی بندگان خدا ہیں کہ ہر دن کی بجائے چالیس سال گذر جاتے ہیں اور ان کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔

دانشمند انسان وہ ہے۔ جو بلا آنے سے پہلے بلاء سے بچنے کا سامان کرے۔ جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے اور نہ دولت دوست بھی اس وقت تک ہیں جب تک صحت ہے۔ پھر تو پانی دینے کے لئے بھی کوئی نہیں ملتا۔ آفات بہت ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی توبہ کرو۔ کہ انسان کے گرد چیونٹیوں سے بڑھکر بلائیں ہیں جن لوگوں کا تعلق خدا سے ہے جس طرح وہ بلاؤں سے بچائے جاتے ہیں دوسرے ہرگز نہیں بچائے جاتے تعلق بڑی چیز ہے۔ بزیر سلسلہ زنفق طریق عیاری است۔ کوئی انسان نہیں۔ جس کے لئے آفات کا حصہ موجود نہیں۔ ان مع العسر یسرا۔ انسان کو مایوس بھی نہیں ہونا چاہیئے۔

بہ کریمان کارہا دشوار نیست

ایک منٹ میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے۔ ما سید ہم مباش۔ کہ رندان بادہ نوش۔ ناگاہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند۔ امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو۔ جو امن و صحت کے زمانے میں خدا کیطرف رجوع کرتا ہے خدا اس کی تکلیف و بیماری کے زمانہ میں مدد کرتا ہے۔ سچے دل سے تضرع ایک حصار ہے جس پر کوئی بیرونی حملہ آور نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر عبد الحکیم ۱۹ مئی ۱۹۰۶ء۔ عبد الحکیم کی کتاب کا ذکر تھا کہ بہت سے اعتراض کئے ہیں۔ فرمایا۔ ہم نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے۔ بحثیں ہو چکیں کتابیں مفصل لکھی جا چکی ہیں۔ اب بحث میں پڑنا فضولیوں میں داخل ہے۔

فرمایا۔ ہر ایک شخص کی فطرت جدا ہو جاتی ہے ہمیں تو سمجھ نہیں آتا کہ کس طرح کوئی شخص ایک آدمی کی ۲۰ سال مریدی کرنے کے بعد اور اس کے ماتحت تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور اس سے فایدہ اٹھانے کے بعد پھر اس کے حق میں ایسی گندی گالیاں نکال سکتا ہے ہماری تو سمجھ میں نہیں آ سکتا مگر ہر ایک شخص کی فطرت جدا ہوتی ہے۔ عرب صاحب عبد الحی نے عرض کیا کہ میں پٹیالہ سے آیا ہوں۔ عبد الحکیم نے آپکے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ کہ تین سال کے عرصہ میں آپ کی وفات ہو جاویگی لیکن پٹیالہ کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا آدمی ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کل یعمل علی شاکلتہ

اللہ تعالیٰ ظاہر کر دیگا کہ راستباز کون ہے۔

دعویٰ رسالت فرمایا۔ ہم نے ان معنوں میں کوئی دعویٰ رسالت نہیں کیا جیسا کہ ان لوگوں کو دھوکا ہے ہم ملہم اللہ جو کچھ ہماراوعویٰ ہے ملہم اور منذر ہونے کا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی متابعت کا ہے وہی ہمیشہ سے ہے۔ آج کوئی نئی بات نہیں۔ ۲۴ سال سے یہ الہام ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء۔

۲۰ مئی ۱۹۰۶ء - عصر۔ صلح سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار سے صلح کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب جنگ موقوف ہوئی تو مسلمانوں کے ساتھ کفار کا میل جول ہو گیا اور انہیں اسلام کی صداقتوں پر نظر کرنے کا موقعہ مل گیا پھر ان میں سے کئی سعید روحیں اسلام کے لئے تیار ہو گئیں۔

خدا کا ہاتھ سب سے بڑھکر طاقتور ہے۔

پنجاب کے مسلمانوں کے لئے انگریزوں کا وجود ایک نعمت ہے۔ اگر انگریز نہ ہوں۔ تو جو کچھ سلطنت ہو اس کے تصور سے بھی گھبراتا ہے۔

مسلمانوں کو عیسائیوں سے باوجود اختلاف کے ایک قسم کا اتحاد ہے۔ مگر ہندو تو بالکل الگ ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام نے انتقام سے کام نہیں لیا۔ کوئی پوچھے کہ کتنے سو سور ان کو ہلاک کر دیا۔ پھر کپڑے بیچ کر تلواروں کے مول لینے کا حکم دیا۔

خطوکتابت ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرے بعض لوگ حضرت کی خدمت میں بھی خط لکھتے ہیں اور اپنا پتہ نہیں لکھتے وہ خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جو ہم نے پتہ لکھا تھا تو کاتب خطوط کو یاد ہوگا مگر یہاں اس کثرت سے خط آتے ہیں کہ سب پتے یاد رکھنا ناممکن ہے اس واسطے ہر صاحب کو چاہیئے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرے ایک صاحب میر جماعت علی نام کے بہت سے خطوط حضرت کی خدمت میں آیا کرتے تھے مگر کسی خط پر میر صاحب اپنا پتہ نہ لکھتے تھے جواب تو ہم کچھ محفوظ خانہ پر لکھتے رہے مگر وہ ناکافی ہونے کے سبب واپس آتے رہے اور اس طرح

الفتی

ایک شخص نے جو اپنی جماعت میں داخل ہیں اور پشاور کے ہیں بذریعہ خط حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ ہم پٹھانوں کے واسطے کچھ رسوم گورنمنٹ کیطرف سے مقرر ہیں لیکن عام رسم ایسی پڑ گئی ہے کہ پٹواری بعض بعض جگہوں میں اس سے زیادہ یا اس کے علاوہ بھی لیتے ہیں اور زمیندار خوشی خاطر خود ہی بغیر مانگے کے دے جاتے ہیں آیا اس کا لینا جائز ہے یا کہ نہیں۔ فرمایا۔ اگر ایسے پیسے کی خبر با ضابطہ حکام تک بالفرض پہنچ جائے اور بموجب قانون اس پر مقدمہ اُٹھنے کا خوف ہو سکتا ہو تو یہ ناجائز ہے۔

فونوگراف میں نظم

ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا جائز ہے کہ حضور کی نظمیں فونوگراف میں بند کر کے لوگوں کو سنائی جائیں۔ فرمایا اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ تبلیغ کی خاطر اس طرح سے نظم فونوگراف میں سنانا جائز ہے۔ کیونکہ اشعار سے بسا اوقات لوگوں کے دلوں کو نرمی اور رقت حاصل ہوتی ہے۔

افریقہ میں انجمن احمدیہ کی ضرورت

ہر جگہ سے خبریں آ رہی ہیں کہ انجمن احمدیہ باقاعدہ بن گئی ہے۔ مگر تا حال افریقہ میں پوری چستی کے ساتھ احباب افریقہ کو ایک باضابطہ انجمن میں منسلک کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ ہماری رائے میں تمام افریقہ کے واسطے ایک جدا انجمن ہونی چاہیئے جس کا نام انجمن افریقہ ہو۔ اور پھر اس کے ماتحت مختلف شہروں میں انجمن ہونی چاہیئے۔ افریقہ کے معزز دوستوں کو اس کام میں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے اور بہت جلد انجمن کا انعقاد کرنا چاہیئے۔

ریویو

مقناطیسی قوت

ترجمہ سید عبدالرحمن صاحب آنریری سیکرٹری یونین کلب میرٹھ

قیمت ۴ ؍ یہ ایک چھوٹا سا رسالہ جس میں علم مسمریزم کے ابتداء اور ترقی اور اس کے ذریعہ سے امراض کے دور کرنے کا طریقہ عمدگی سے بیان کیا گیا ہے کتاب قابل دید ہے چھوٹے چھوٹے پیرے گرافس میں مختصر خوبی کے ساتھ تمام ضروری امور کا بیان کیا گیا ہے۔ قوت مقناطیسی سے امراض کا علاج بھی طبابت کی ایک شاخ سمجھنا چاہیئے اور اس کے عامل اگر دھوکہ سے باز رہیں اور حسن نیت سے کام کریں تو مخلوق الٰہی کو بہت فائدہ پہونچا سکتے ہیں حقیقی علم توجہ تو وہ ہے جس میں انسان اپنے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان پائدار اور سچی راحت کا وارث بنتا ہے۔ لیکن دنیوی اور ظاہری ہنر کے رنگ میں جس کا تعلق اخلاق یا مذہب کے ساتھ نہیں علم توجہ بھی منجملہ مفید علوم کے ہے۔

کرکٹ گائڈ

مصنفہ سید صاحب موصوف مذکورہ بالا قیمت ۱ ؍ اس میں کرکٹ کے متعلق تمام قواعد۔ اصطلاحات وغیرہ کا عمدگی سے ذکر ہے سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے طلبا کو چاہیئے کہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ اخیر میں کرکٹ کے متعلق بول چال کے بامحاورہ انگریزی فقرات بمعہ ترجمہ بھی درج ہیں۔ الغرض The Book is small but concise.

تااطلاع ثانی تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیئے۔

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ نولکھا

نوٹ۔ لفظ لاہور نہ لکھا جاوے۔ در نخط دیر میں آتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاہور تشریف آوری کی خوشی و شکریہ میں میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائیٹر بدر نے براہین احمدیہ کی قیمت میں

انتہائی رعایت کردی ہے

جو اصل لاگت سے بھی بہت کم ہے۔

براہین احمدیہ

بے جلد

نہایت خوش خط ٹائپ کاغذ پر پرانی براہین کے مطابق چھپی ہوئی تا اطلاع ثانی بجائے ۵؍ کے ۴؍ میں ملیگی

۵ نسخے کے خریدار کو ۳؍ اور ۱۰ نسخے کے خریدار کو ۲؍ فی نسخہ کے حساب سے دیجاوے گی

اور مجلد کے لئے ۸ ؍ زاید

درستین بجائے ۶ ؍ ۴ ؍

مجلد بجائے ۸ ؍ ۶ ؍

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ نولکھا سے طلب کرو